باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسائل ہذا کے بارے میں

(1) نماز میں مقرر مکبرین میں سے کسی کا وضو نہ ہو تو اس کی آواز پر نماز پڑھنے والے نمازیوں کی نماز کا کیا حکم ہے۔

(2) مشہور ہے کہ قبرستان میں جوتوں کیساتھ نہیں چلنا چاہیئے۔ کیا اس کی کوئی اصل ہے

(3) زندہ جانوروں کو وزن کر کے خریدنا یا بیچنا کیسا ہے جیسے مرغیاں اور عید الاضحیٰ کے موقع پر بھیڑ بکریاں وغیرہ۔ فقہی مضامین "مفتی عبد الواحد صاحب دام فیوضہم" کی تصنیف ہے اسمیں جانوروں کو وزن کر کے بیچنے سے منع کیا ہے اور خریدنے کا متبادل صورت تحریر کی ہے جبکہ دوسرے بہت سے علماء کرام سے سنا ہے کہ اسمیں کوئی کراہت نہیں ہے آپ مسئلہ کو واضح فرمائیں؟

(4) موبائل فون سے بنائی جانیوالی تصویر اور مووی کا کیا حکم ہے؟

(5) تاریخ اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی مفصل اور معتبر کتاب؟ الرحیق المختوم کے مؤلف کون ہیں کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں اور کیا یہ معتبر ہے؟

فقط والسلام
بندہ محمد سجاد حفیظ میاں چنوں
17 ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ

(جواب منسلکہ اوراق پر ملاحظہ فرمائیں)

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ اگر کسی وجہ سے مکبر کی نماز فاسد ہو جائے اور وہ بدستور نماز پڑھتا رہے اور تکبیریں کہتا رہے تو جو لوگ محض اس مکبر کی آواز پر امام کی اقتدا کریں گے ان کی نماز درست نہیں ہوگی، ان پر اس نماز کا اعادہ ضروری ہے، البتہ جو لوگ اس صورت میں براہِ راست امام کی اقتدا کر رہے ہوں یا دوسرے مقتدیوں کے رکوع و سجود کو دیکھ کر نماز پڑھ رہے ہوں (اگرچہ مکبر کی آواز ان کے کانوں میں بھی آرہی ہو) تو ان کی نماز درست ہے۔ (تبویب ۱۱۱/۲۳)

فی مجموعة رسائل ابن عابدین: ۱۴۲

ومن ذلک ان بعضهم یکون امّیا وهو بعید عن الامام فیقعد رجل الی جانب ذلک المبلغ الامی ولیعلمه بانتقالات الامام والامی یرفع صوته لیعلم المأمومین کما شاهدت ذلک فی مسجد دمشق وعلی ما مر تکون صلوة المبلغ فاسدة لاخذه من الخارج وکذلک صلوة من أخذ من ذلک المبلغ۔

۲۔ قبرستان میں جوتے پہن کر قبروں سے ہٹ کر چلنا جائز ہے اسمیں کوئی کراہت نہیں، ہاں جوتوں کے ساتھ قبروں پر چلنا مکروہ ہے اور اگر کوئی شخص "ادباً" جوتے اتار کر قبرستان میں جائے جیسا کہ بعض بزرگوں کا عمل ہے تو یہ پسندیدہ ہے لیکن اگر کوئی اس پر عمل نہ کرے تو گناہ نہیں اور اس پر نکیر یا ملامت کرنا بھی درست نہیں۔ (تبویب ۶۴۳/۱۴)

فی حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: (۱/۶۱۳)

وکره وطؤها بالأقدام لما فیه من عدم الاحترام واخبرنی شیخی العلامة محمد بن احمد الحموی الحنفی بانهم یتأذون بخفق النعال وقال الکمال وحینئذ فما یصنعه الناس ممن دفنت اقاربه

دار الافتاء

ثم دفنت حوالیهم خلق من وطء تلک القبور الی أن

یصل الی قریبه مکروه۔

۳ـــــــ زندہ جانوروں کی خرید و فروخت وزن کر کے جائز ہے بشرطیکہ جانور بھی متعین

ہو اور وزن کرنے کے بعد اسی وزن کے اعتبار سے اسکی قیمت بھی واضح طور پر متعین

ہو۔ (اتبویب ۶/۴۳۱) مزید تفصیل کے لئے منسلکہ فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

فی الھندیۃ: ۳/۱۱۷

وما لا نص فیہ ولم یعرف حالہ علی عہد رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یعتبر فیہ عرف الناس فان تعارفوا کیلہ

فھو کیلی وان تعارفوا وزنہ فھو وزنی وان تعارفوا کیلہ

ووزنہ فھو کیلی ووزنی وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ کذا فی

المحیط البرھانی۔

۴ـــــــ موبائل کے ذریعے جو تصویر یا مووی بنائی جاتی ہے وہ جبتک کاغذ وغیرہ پر

پرنٹ نہ ہو بلکہ صرف اسکرین پر نظر آرہی ہو تو اس کے بارے میں اس زمانہ کے

علماء میں اختلاف ہے بعض علماء اسکو تصویر نہیں سمجھتے بلکہ اسکو آئینے میں

نظر آنے والے عکس کی طرح روشنی کی شعاعیں سمجھتے ہیں، اس لئے ان

علماءِ کرام کے نزدیک جن چیزوں کا دیکھنا جائز ہے ان چیزوں کی تصویر بنانا

Scanned by CamScanner

فی تکملة فتح الملهم: ۴/۶۲

أما الصورة التي ليس لها ثبات واستقرار وليست منقوشة على شيء بصفة دائمة فإنها بالظل أشبه منها بالصورة۔

۵ ـــــ واضح رہے کہ تاریخی کتب میں عموماً رطب ویابس ہر قسم کی روایات موجود ہوتی ہیں اس لئے کسی ایک کتاب پر مکمل اعتماد کرنا اور اس کے بارے میں حتمی رائے قائم کرنا مشکل ہے تاہم اس سلسلے میں تحریر کی جانے والی کتب میں سے نسبتاً بہتر کتب درج ذیل ہیں۔

(۱) تاریخ ابن خلدون (۲) تاریخ ابن کثیر (۳) تاریخ اسلام، مؤلفہ: مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی۔

اور سیرت پر تحریر کی جانے والی کتب میں معتبر اور مستند کتاب "سیرت المصطفیٰ" (حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی) اور "نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم" (حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی) ہے، جن کا مطالعہ عوام وخواص ہر ایک کے لئے انتہائی نافع اور مفید ہے جبکہ "الرحیق المختوم" غیر مقلد عالم شیخ صفی الرحمٰن مبارکپوری کی تصنیف ہے اور اسکے بارے میں مکمل اعتماد کے ساتھ کوئی رائے قائم کرنا مشکل ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد احمد بہاولپوری

دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح

عبد المنان عفی عنہ

۱۲/۶/۱۴۲۸ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹/۹۷۵
۱۲/۶/۲۸

نائب مفتی